رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

شانِ عثمانِ غنی

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا شیخ ابو الحسن بِسطامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کی کہ مجھے خَواب میں ابُو صالح مُؤَذِّن کی زِیارت ہو جائے۔“ میری دُعا مقبول ہوئی، چنانچہ ایک رات میں نے ان کو خَواب میں بڑی اچھی حالت میں دیکھا۔ میں نے ان سے دریافت کیا: ”اے ابُو صالح! اپنے یہاں کی کچھ خبر دیجئے۔“ اُنہوں نے جواب دیا: اے ابُو الحسن! اگر میں نے سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں ہلاک ہو جاتا۔“

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ ... الخ، ص ۲۶۰)

میرے اَعمال کا بدلہ تو جہنَّم ہی تھا میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا

(سامانِ بخشش، ص ۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

www.dawateislami.net

ہیں۔فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عمل ِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشِش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے ربّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا

www.dawateislami.net

❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرَہ برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبت دِلاؤں گا ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے مثال واقعہ:

مَنْقُول ہے، اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر بن خطاب اور اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سرکارِ والا تَبار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کسی کام میں مشغول تھے کہ نمازِ عَصْر کا وَقْت ہو گیا۔ حضرتِ سَیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو آگے بڑھ کر اِمامت کرانے کا کہا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرْض کی: آپ اس کے مجھ سے زِیادہ حَق دار ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کو مُقدَّم فرمایا اور آپ کی تعریف کی۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ اِرْشاد فرماتے سُنا: ”عُثْمان کتنا اچھا اِنْسان ہے، میرا داماد ہے اور میری دو بیٹیوں کا شوہر ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس میں میرا نُور اِکٹھا کر دیا ہے۔“ حضرتِ سَیِّدُنا عُثْمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عُمر کے ذریعے اِسلام کو مکمل فرمایا۔ حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا، کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ: عُثْمان سے فِرِشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُثْمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عُمر کے ذَرِیعے دِیْن کی تکمیل فرمائی اور مُسلمانوں کو عزت بخشی۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا

www.dawateislami.net

کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ: عُثمان قرآنِ پاک کو جَمْع کرے گا اور یہ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کا محبوب ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سُنا کہ: عُمر کتنا اچھا اِنْسان ہے، بیواؤں اور یتیموں کی خبر گیری کرتا ہے، اُن کے لئے اس وَقْت کھانا لاتا ہے جب لوگ عالَمِ خواب میں ہوتے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے جَیْشُ الْعُسْرَہ (یعنی غزوۂ تبوک کا لشکر) تیار کرنے والے عُثمان کی مغْفِرت فرمادی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عُثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا، کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ دُعا فرماتے سُنا کہ: یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عُمر بن خطاب کے ذَرِیْعے اِسلام کو عزّت عطا فرما! اور رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام فارُوق رکھا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ذَرِیْعے حق و باطل کے دَرْمِیان فرق کیا۔ اس واقعہ کی خبر جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں کے لئے دُعا فرمائی اور ایک دوسرے سے حُسنِ اَدَب کے ساتھ پیش آنے پر ان کی تعریف فرمائی۔

(الروض الفائق، ص:۳۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی آپس میں مَحَبَّت واُلفت اور ایک دوسرے کا اِحْتِرام کرنے کا مُقدّس جذبہ معلوم ہوا وہیں سَیِّدُنا فارُوقِ اَعْظم اور سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی عظمت و شان بھی واضح ہوگئی۔ مزید اس سے یہ مدنی پُھول بھی ملا کہ جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ایک دوسرے کے مَقام و مرتبے کا اِحْتِرام کرتے ہیں، تو ہمیں تو ان کی عظمت و شوکت کو خوب خوب بیان کرنا چاہیے اور نہ صِرْف خُود ان کی مَحَبَّت کو اپنے دل میں بٹھائے رکھیں بلکہ اپنی اَولاد کو بھی صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت اور ان کا اَدَب سکھائیں۔ اس کا ایک بہترین

www.dawateislami.net

ذریعہ یہ بھی ہے کہ اپنے بچوں کو صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے واقعات سُنائیں، ان کی سیرت و کردار کے بارے میں بتائیں اوران کے طریقے پر چلنے کی ترغیب بھی دِلائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ نے 695 صفحات پر مُشتمِل کتاب ''**اللہ والوں کی باتیں**(جلد اوّل)'' شائع کرنے کی سَعادت حاصل کی ہے، اس کتاب میں 97 صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے مُختصر حالات و واقعات کے ساتھ ساتھ بے شُمار مَدَنی پھول بھی جابجا اپنی خُوشبوئیں لُٹارہے ہیں۔ آپ بھی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کر لیجئے ۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ہم اپنے اَسْلاف کی سیرت و کردار سے واقِف ہو کر ان کے نَقْشِ قدم پر چلنے کی کوشش بھی کریں گے۔ اسی طرح مکتبۃ المدینہ کی ایک اور بڑی پیاری کتاب "**کراماتِ صحابہ**" کا مطالعہ فرمائیں، اسی طرح صحابہ کی سیرت کے متعلق مکتبۃ المدینہ کی ایک اور بہت ہی پیاری کتاب ہے، اس کا نام "**خلفائے راشدین**"۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نامِ نامی، اسمِ گرامی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح تمام اَنبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام میں سب سے اَفْضل واَعْلیٰ ہمارے آقاومولیٰ، تاجدارِ اَنبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، اسی طرح دیگر تمام انبیاء عَلَیۡہِمُ السَّلَام کے اَصحاب میں بھی سب سے اَفْضل مَقام ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم اَجۡمَعِیۡن کا ہے اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم اَجۡمَعِیۡن میں سب سے اَفْضل خُلَفائے راشِدین (یعنی اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق، اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوق، اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی اور اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم اَجۡمَعِیۡن) ہیں۔ آج ہم ان خُلفائے عِظام میں سے تیسرے خلیفۂ راشد، اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی شان و عظمت کے بارے میں سُنیں گے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کا نامِ نامی اِسْمِ گرامی زمانۂ جاہلیّت (اسلام لانے سے پہلے) اور زمانۂ

www.dawateislami.net

اسلام دونوں میں ''عُثمان'' ہی رہا۔ (ریاض النضرۃ، ج۲، ص۵)۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نَسَب کی اَفْضَلِیَّت:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ عظیم سعادت حاصل ہے کہ آپ کا نَسَب پانچویں پُشت میں حضرت سَیِّدُنا عبدِ مَناف پر جاکر سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نَسبِ مُبارک سے جاملتاہے۔اس طرح اَمِیْرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا مولا علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نَسَب سب سے کم یعنی فقط پانچ (5) واسطوں سے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نَسَب سے جاملتاہے۔(ریاض النضرۃ، ج۲، ص۵ ماخوذاً)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنْیَت اور اس کی وجہ:

زمانۂ جاہِلیَّت میں (اسلام لانے سے پہلے) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنْیَت ''اَبُوعَمْرو'' تھی، بعد میں جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی لَخْتِ جگر حضرت سَیِّدَتُنا رُقَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے نکاح ہوا، ان سے ایک شہزادے حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت ہوئی تو اُن کے نام سے کُنْیَت ''اَبُوعبد اللہ'' رکھ لی۔ پھر آپ کے ایک اور بیٹے حضرت سَیِّدُنا عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت ہوئی تو ان کے نام سے کُنْیَت ''اَبُوعَمْرو'' رکھ لی، دونوں مشہور ہیں لیکن ''اَبُوعَمْرو'' زیادہ مشہور ہے۔ (طبقات کبری، عثمان بن عفان، ج۳، ص۳۹، ریاض النضرۃ، ج۲، ص۶)

دَورِ جاہِلیَّت میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اَوْصاف:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ زمانۂ جاہِلیَّت میں بھی اپنی قوم کے شریف اور عزّت دار لوگوں میں شُمار کیے جاتے تھے۔طبیعت کا جَمال، آپ کے جَلال پر غالب تھا، یہی وجہ ہے کہ نِہایت ہی شیریں کلام فرماتے تھے، بہت ہی شفیق و مہربان تھے۔ جاہ و حشمت (شان و شوکت) کے مالک، نہایت ہی مالدار مگر شَرم وحیا کے پیکر تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ مُبارَکہ تمام صِفاتِ رَذِیْلہ (بُری صِفات) سے پاک

www.dawateislami.net

تھی، بلکہ جاہلیّت کے دَور میں بھی آپ ایسی باکمال صِفات سے مُتَّصِف تھے کہ خُود قُریش کے لوگ بھی آپ سے بے پناہ محبّت کیا کرتے تھے۔ چُنانچہ، قُریش کی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے محبّت اتنی مشہور تھی کہ ضَربُ المَثَل بن گئی اور مائیں جب رات کو اپنے بچوں کو سُلاتیں تو اُنہیں اپنا پیار جتاتے ہوئے یُوں کہتیں: "**اُحِبُّكَ وَالرَّحْمٰنُ حُبَّ قُرَيْشٍ عُثْمَان**۔ یعنی میں اور میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ تجھ سے محبّت کرتے ہیں، جیسے قُریش (سیِّدُنا) عُثمانِ غنی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے محبّت کرتے ہیں۔" (تاریخ ابن عساکر، ج۳۹، ص۲۵۱، ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سراپائے اَقدس:

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہت خُوبصورت حُلیے کے مالک اور اِنْتہائی خُوبرو اِنسان تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قد مُبارک نہ بالکل چھوٹا تھا اور نہ ہی بہت بڑا بلکہ مُتَوسِّط تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا چہرہ نِہایت ہی حَسِین و جمیل، رنگ سُرخی مائل گورا (یعنی گُلابی) تھا۔ دونوں رُخسار بڑے بڑے، کان لمبے، مبارک دانت نہایت ہی خُوبصورت، سینہ مُبارَک چوڑا، دونوں کندھوں کے دَرمیان فاصلہ ہونے کے ساتھ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پنڈلیاں مضبوط اور دِیدہ زیب، جبکہ بازو مُبارک قَدرے لمبے تھے۔ سَرِ اَقْدَس پر گھنگھریالی زُلفیں نہایت ہی گھنی اور کانوں کے نیچے تک تھیں۔ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا مولا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی داڑھی کی طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی داڑھی بھی گھنی تھی۔ جِلد باریک لیکن سنہری بالوں سے پُر تھی، اس قَدر حُسن و جمال اور خُوبصُورتی کے مالک ہونے کے باوُجُود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شرم و حیا کے پیکر تھے۔

(طبقات کبری، عثمان بن عفان، ج۳، ص۴۲، الاصابۃ، عثمان بن عفان، ج۴، ص۳۷۷، ریاض النضرۃ، ج۲، ص۶)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنْتہائی مالدار ہونے کے باوُجُود قیمتی لباس پہننے کے بجائے حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لباس کی پیروی کیا کرتے تھے اور عشق و محبّت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ظاہری حُلیہ

www.dawateislami.net

بھی پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کا آئینہ دار ہو۔ چُنانچہ

لباس میں بھی اِتّباعِ سُنّت:

حضرت سَیِّدُنا سَلَمہ بن اَکْوَع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اَمِیْرُ الْمُومنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تہبند نصف پنڈلی تک ہوا کرتا اوراس کی وجہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرشاد فرمایا کرتے کہ "هٰكَذَا كَانَتْ اِزْرَةُ صَاحِبِیْ یعنی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تہبند بھی اسی طرح (یعنی نصف پنڈلی تک) ہوتا تھا۔" (الشمائل المحمدیۃ، باب ماجاء فی صفۃ ازار۔۔۔ الخ، ص ۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُ الْمُومنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سُنّتِ رسول پر عمل کا جذبہ مرحبا! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لباس پہننے میں بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی فرمایا کرتے۔ ہمیں بھی سُنَّت کے مُطابِق بدن پر سفید لباس، سر پر زُلفیں نیز گنبدِ خضریٰ کی یادوں سے مال مال سبز سبز عمامہ، چہرے پر شریعت کے مُطابِق ایک مُٹھی داڑھی، آنکھوں میں سُرمہ، سرمیں تیل لگاکر سُنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر بن جانا چاہیے اور فیشن والے تنگ و چُست لباس پہننے سے نہ صِرف خُود بچنا چاہیے بلکہ دوسروں کو بھی شَفْقَت و مَحبَّت سے سمجھاتے ہوئے سُنّتوں پر عمل کی ترغیب دِلانی چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب اَمِیْرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چند اَلْقابات اور ان کی وُجُوہات سُنْتے ہیں۔

پہلا لقب، ذُوالنُّورَین:

اَمِیْرُ المُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ایک مشہور و معروف لقب "ذُوالنُّورَین

www.dawateislami.net

یعنی دو نُور والا'' بھی ہے۔ اس لقب کی زیادہ مشہور وجہ یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے حُضُور پُرنُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیاں حضرت سَیِّدَتُنا رُقَیَّہ اور حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کُلْثُوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آئیں، اسی وجہ سے آپ کو ''ذُوالنُّورَین'' کہا جاتا ہے۔ (تھذیب الاسماء، باب العین والثاء المثلثۃ، ج ۱، ص ۴۵۳) اَعْلٰی حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی بات کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نُور کی سرکار سے پایا دوشالہ نُور کا
ہو مُبارَک تم کو ذُوالنُّورَین جوڑا نُور کا

(حدائقِ بخشش، ص ۲۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُوسرا لقب، جامِعُ القرآن:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ایک لقب ''جامعُ الْقرآن'' بھی ہے۔ اَمِیْرُالمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے عہد میں اَمِیْرُالمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمرِ فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مشورے سے مُتَفَرِّق مَقامات سے قرآنِ پاک کے تمام صحائِف جَمْع کر لیے تھے، مگر اس میں تین (3) کام باقی تھے، جَمْع کیے گئے صحائف کو ایک مُصْحَف میں نَقْل کرنا، پھر اس ایک مُصْحَف کے مُخْتلِف نُسْخے اسلامی مَمالک کے بڑے بڑے شہروں میں تقسیم کرنا اور سب کو لہجۂ قُریش پر پڑھنے کا حکم دینا۔ یہ تینوں کام اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اَمِیْرُالمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے لیے اور قرآنِ عظیم کا جَمْع کرنا وعدۂ الٰہیّہ کے مُطابِق تامّ و کامِل (مکمل) ہوا، اس لیے اَمِیْرُالمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ''**جامِعُ القرآن**'' کہتے ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج ۲۶، ص ۴۵۲، فیضان صدیق اکبر، ص ۴۱۹، ملخصاً)

تمہیں کو جامعِ قرآن کا حق نے دیا مَنْصَب
عطا قرآں کو کر کے جَمْع کی اُمّت کو آسانی

www.dawateislami.net

(وسائلِ بخشش، ص ۵۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیسرا لقب، مُجَہِّزُ جَیْشِ الْعُسْرَۃ:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ایک لَقَب "مُجَہِّزُ جَیْشُ الْعُسْرَۃ" بھی ہے، جس کا معنٰی ہے تنگی والے لشکر کی مالی مُعاونت کرنے والا۔ جنگِ تَبُوک کے موقع پر جو اسلامی لشکر تیار ہوا تھا اسے جَیْشُ الْعُسْرَۃ کہا جاتا ہے کیونکہ غزوۂ تبوک نہایت ہی دُشوار مَقام اور شدید گرمی کے موسم میں ہوا۔ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُالرحمن بن خَبّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ میں بارگاہِ نَبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضِر تھا اور حُضورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو "جَیْشِ عُسْرَت" (یعنی غزوۂ تبوک) کی تیّاری کیلئے ترغیب اِرْشاد فرمارہے تھے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُثمان بن عفّان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُٹھ کر عَرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پالان اور دیگر مُتَعَلِّقہ سامان سَمیت سو (100) اُونٹ میرے ذِمّے ہیں۔ حُضور سراپا نور، فیض گنجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پھر تَرغیباً فرمایا۔ تو حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دوبارہ کھڑے ہوئے اور عَرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں تمام سامان سَمیت دوسو (200) اُونٹ حاضِر کرنے کی ذِمّہ داری لیتا ہوں۔ دوجہاں کے سُلطان، سَرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پھر تَرغیباً اِرْشاد فرمایا تو حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں مع سامان تین سو(300) اُونٹ اپنے ذِمّے قبول کرتا ہوں۔ یہ سُن کر پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت خُوش ہوئے۔ اسی لیے آپ کو "مُجَہِّزُ جَیْشِ الْعُسْرَۃِ" یعنی تنگی والے لشکر کی مالی مُعاونت کرنے والا کہتے ہیں۔ (ترمذی، کتاب المناقب، مناقب عثمان بن عفان، ج۵، ص۳۹۱، حدیث: ۳۷۲۰)

www.dawateislami.net

اِمامُ الْاَسْخیاء! کر دو عطا حصہ سخاوت کا
قَناعَت ہو عِنایت، دیں نہ دَولت کی فَراوانی

(وسائلِ بخشش، ص۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل کچھ لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی جذبات میں آکر چندہ دینے کا لکھوا تو دیتے ہیں مگر جب دینے کی باری آتی ہے تو ان پر بھاری پڑ جاتا ہے، حتّٰی کہ بعض تو دیتے بھی نہیں! مگر قُربان جائیے! محبوبِ مُصطفٰے، سیّدُ الْاَسْخیا، عُثمانِ باحَیا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جُودوسَخا پر کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے اِعلان سے بہُت زِیادہ چندہ پیش کِیا۔ مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ تواُن کا اعلان تھا مگر حاضِر کرنے کے وَقت آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے 950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 1000 اَشْرَفیاں پیش کیں، پھر بعد میں 10 ہزار اَشْرَفیاں اور پیش کیں۔ (مُفْتی صاحب رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ مزید فرماتے ہیں) خیال رہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پہلی بار میں ایک سو (100) کا اعلان کیا، دُوسری بار 100 اُونٹ کے علاوہ اور 200 کا، تیسری بار اور 300 کا کل 600 اُونٹ (پیش کرنے) کا اِعلان فرمایا۔

(مراٰۃ المناجیح ج۸ ص ۳۹۵، از کراماتِ عثمانِ غنی، ص۶)

مجھے اپنی سَخاوت کے سَمُندر سے کوئی قطرہ
عَطا کر دو نہیں دَرکار مجھ کو تاجِ سُلطانی

(وسائلِ بخشش، ص۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چوتھا لقب، صاحِبُ الْھِجرَتَین:

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جس طرح دِیْنِ اسلام کی سَربُلندی کے لیے اپنا مال لُٹاتے تھے، اسی طرح خُود بھی پیچھے نہیں رہتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان چند صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن میں سے ہیں جنہوں نے راہِ خدا میں دوبار ہجرت کی، ایک بار حبشہ کی طرف اور دوسری بار مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی طرف۔ اسی لیے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو "صاحِبُ الْھِجْرَتَیْن" کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ جس کا مطلب ہے دو ہجرتیں کرنے والا۔

(طبقات کبری، عثمان بن عفان، ج ۳، ص ۴۰، اسد الغابۃ، عثمان بن عفان، ج ۱، ص ۷۴۹، کرامات عثمان غنی، ص ۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو آپ کی عَظمت کے پیشِ نظر کِن کِن اَلقابات سے یاد کِیا جاتا ہے۔ یقیناً ایک آدمی کے عُمدہ اَوصاف جتنے زِیادہ ہوں گے اتنا ہی اسے اچھے اَلْقاب اور اچھے انداز سے یاد کیا جائے گا۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اتنے اَلْقابات کا ہونا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عظمت و شان کی علامت ہے۔

احادیثِ مُبارکہ اور شانِ عثمان غنی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ ایک غلام تو اپنے آقا کی عنایتوں اور اس کے لُطف و کرم کے سبب اس کی تعریف میں رَطْبُ اللِّسان رہتا ہے۔ لیکن کمال یہ ہے کہ جب آقا بھی اپنے غُلام کی خُوبیوں پر اس کی تعریف کرے اور اس سے قائم ہونے والے والہانہ تَعَلُّق کا اِظہار کرے۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شُمار بھی ان خُوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے کہ جن کے حق میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لَبِ جاں بخش نے کئی بار جُنْبِش

www.dawateislami.net

فرمائی، کبھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دربارِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے جَنَّت کامُژدہ عطا ہوا، تو کبھی آپ کو میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا جَنَّتی رفیق قرار دیا، کبھی آپ کو کامل حیا کی سَنَد عطا فرمائی تو کبھی آپ کی شَفاعت کے ذَرِیْعے لوگوں کے جَنَّت پانے کا اعلان فرمایا۔ آیئے شانِ عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مُتَعَلِّق چار(4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. عُثمان مجھ سے ہے اور میں عُثمان سے ہوں۔(تاریخِ دمشق،۳۹/۱۰۲)
2. جنَّت میں ہر نبی کا ایک رفیق ہو گا اور میرے رفیق عُثمان بن عفّان ہیں۔(تاریخِ دمشق،۳۹/۱۰۴)
3. بروزِ قِیامت عُثمان کی شفاعت سے سَتّر ہزار (70000) ایسے آدمی بِلا حساب جنَّت میں داخل ہوں گے جن پر جہنَّم واجب ہو چکی ہو گی۔(تاریخِ دمشق،۳۹/۱۲۲)
4. حَیا ایمان سے ہے اور میری اُمَّت میں سب سے زیادہ حیادار عثمان ہیں۔(تاریخِ دمشق،۳۹/۹۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شرم وحَیا کے بھی کیا کہنے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی آپ سے حَیا فرماتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہمیشہ نہایت عُمدہ اَوصاف کے حامل رہے، یہاں تک کہ زمانۂ جاہلیّت میں بھی کئی بُرائیوں سے دُور رہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خُود اپنے بعض اَوصاف بیان کرتے ہوئے اِرْشاد فرماتے ہیں: میں نے نہ کبھی فُضُول اَشعار گُنگنائے اور نہ ہی ان کی تمنّا کی، زمانۂ جاہلیت اور زمانۂ اسلام دونوں میں کبھی شراب نہ پی اور جب سے میں نے دو جہاں کے تاجور، سُلطانِ بحرو بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَیعَت کی ہے، تَب سے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہیں چُھوا۔(تاریخ ابن عساکر، ج۳۹، ص۲۲۵) مزید فرماتے ہیں: میں بند کمرے میں غُسل کرتا ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حَیا کی وجہ سے سِمَٹ جاتا ہوں۔(مرقاۃ المفاتیح ج۸ ص۸۰۳، تحت الحدیث ۵۰۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شرم وحَیا تھی، جبکہ ہمارے ہاں بے شَرمی وبے حَیائی کا عالَم یہ ہے کہ بعض لوگ ٹی وی پر فلموں ڈراموں کے

www.dawateislami.net

فُحش (بیہودہ) مَناظر کبھی تنہا تو کبھی پوری فیملی کے بیچ میں بڑی دِلچسپی سے دیکھتے ہیں، اب تو معاذاللہ عَزَّوَجَلَّ گناہ اِس قدر عام ہوگیا ہے کہ موبائل وانٹرنیٹ کے ذریعے نہ جانے کیسے کیسے گناہوں کا اِرتکاب بآسانی کیا جاتا ہوگا۔ سوشل میڈیا کے ذریعے ترقی کی منازل کی تلاش اور دُنیوی معلومات سے اپنے آپ کو ہر وقت اپ ڈیٹ رکھنے کی سوچ میں شاید کئی لوگ گناہوں کے سمندر میں اُتر کر اپنے قیمتی وقت کو برباد کرتے ہوں گے، شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں بیہودہ فنکشنز (Function) کا اِنتظام کیا جاتا ہے، جن میں مرد و عورت کا اِختلاط (مَیل جول) اور ہنسی مَذاق کیا جاتا ہے۔ اکثر گھر سینما گھروں اور اَکثر مَجالس نَقّار خانوں (یعنی نوبت وڈھول وغیرہ بجانے کی جگہوں) کا سَماں پیش کرتی ہیں، بے پردہ خواتین شرم وحَیا کو بالائے طاق رکھتے ہوئے گلی بازاروں کی زِینت بنتی ہیں تو مرد بھی اپنی آنکھوں سے حَیا دھو ڈالتے ہیں اور ایسی خواتین کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا گویا کہ اپنا حق سمجھتے ہیں۔ الغرض ہمارا مُعاشَرہ فَحاشی، عُریانی و بے حَیائی کی آگ کی لپیٹ میں بڑی تیزی سے آتا جارہا ہے، جس کے سبب خاص کر نئی نَسل اَخلاقی بے راہ رَوی و شدید بدعملی کا شکار ہوتی جارہی ہے۔ ہمارے مُعاشرے میں حَیا ختم ہونے کے سبب ہی ہم سرِعام ناجائز و حرام کام اور ڈھیروں گُناہ کرتے بالکل نہیں شرماتے۔ گالی دینا، تُہمت لگانا، بدگُمانی، غیبت، چُغلی، جُھوٹ بولنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خُون بہانا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پُکارنا، شراب، جُوا، چوری، ڈکیتی، سُود و رِشْوت کا لَین دَین، ماں باپ کی نافرمانی، اَمانت میں خِیانت، غُرُور و تکبُّر، حَسَد و رِیاکاری، حُبِّ جاہ، بُخل و خُود پسندی وغیرہ گُناہوں کا اِرْتِکاب ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شرم وحَیا ہمیں چُھو کر بھی نہیں گُزری۔ ہمارا مُعاملہ تو یہ ہو چُکا ہے کہ

دن لَہو میں کھونا تجھے، شب صبح تک سونا تجھے

شرمِ نبی، خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (حدائقِ بخشش)

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے!

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں خوفِ خُدا اُٹھانے اور شرم وحَیا اپنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہئے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنَّتوں کی تَربِیَت کیلئے سفر اِختیار کیجئے اور کامیاب زِندگی گُزارنے اور اپنی آخِرت سَنوارنے کیلئے روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذریعے مدنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کیجئے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک مدنی مذاکرے میں مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانے کے حوالے سے مدنی پھول عطا فرماتے ہیں کہ:"ہر روز فکرِ مدینہ کرکے مدنی انعامات کے رِسالے کے خانے پُر کریں اور ذِمہ دار کو ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو جمع کروادیں،10 تاریخ کا اِنتظار نہ کریں"۔ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے اور دعوتِ اسلامی کا ہر دلعزیز 100 فیصد اسلامی چینل "مَدَنی چینل"خود بھی دیکھتے رہیے اور دُوسروں کو بھی دیکھنے کی ترغیب دِلاتے رہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عُثمان کا مسلمانوں کے لیے پانی خریدنا:

مَنْقُول ہے کہ جب مُہاجرین، مکہ مُعَظَّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا سے ہجرت فرما کر مدینہ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا آئے تو یہاں کا نمکین پانی اُنہیں راس نہ آیا۔ بنی غفّار سے تَعَلُّق رکھنے والے ایک شَخْص کی مِلک میں پانی کا ایک میٹھا چشمہ تھا جسے ''رُوْمہ'' کہا جاتا تھا۔ وہ اس کی ایک مشک ایک "مُد" کے عِوَض بیچتے تھے۔ رحمتِ عالم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن سے فرمایا: یہ چشمہ میرے ہاتھ ایک چشمۂ بِہِشْت (جنّتی چشمے) کے عِوَض بیچ دو۔ اُنہوں نے عَرض کی: ''یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا اور میرے بچوں کا گُزر بَسر اسی پر ہے، مجھ میں ایسا کرنے کی اِستِطاعت نہیں۔'' جب یہ خبر حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تک پہنچی تو آپ نے وہ چشمہ مالک سے پینتیس ہزار (35000) دِرْہَم میں خریدلیا، پھر بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر عَرض کی: ''**یَا رَسُوْلَ اللہِ اَتَجْعَلُ لِی مِثْلَ الَّذِی جَعَلْتَہٗ لَہٗ عَیْنًا فِی الْجَنَّۃِ اِنِ اشْتَرَیْتُھَا**؟ یعنی یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا جس طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس شَخْص کو جنّتی چشمہ عَطا فرما رہے تھے، اگر میں یہ چشمہ اس سے خریدلوں تو

www.dawateislami.net

حُضُور مجھے عَطا فرمائیں گے ؟" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: ہاں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرْض کی: میں نے وہ چشمہ خرید کر مُسلْمانوں پر وَقْف کر دیا۔ (معجم کبیر، بشیر الاسلمی ابو بشر، ج ۲، ص ۴۱)

سرکار سے پائیں گے مُرادوں پہ مُرادیں
دربار پہ دُربار ہے عُثمانِ غنی کا

(ذوقِ نعت، ص: ۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جس وَقْت مُسلمانوں کو پانی کے حوالے سے شدید پریشانی تھی تو اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وہ پُورا چشمہ خرید کر راہِ خدا میں وَقْف کر دیا۔ ہمیں بھی چاہیے اگر کسی مُسلمان کو پریشانی یا کسی مُصیبت میں مُبْتَلا دیکھیں اوراس کی حاجت پُوری کرنے کی اِسْتِطاعت رکھتے ہوں تو اس کی مُشْکِلات دُور کرنے کی کوشش کریں۔ وہ شخص بڑا ہی خُوش نصیب ہے جو مُحتاجوں کی مدد کرتا، غَریبوں کی دادرَسی کرتا، غمگینوں کی غمگساری اور پریشان حالوں کی پریشانی دُور کرتا ہے کیونکہ جو مخلوق پر رَحْم کرتا ہے، اللہ کریم عَزَّوَجَلَّ بھی اس پر رَحْم وکرم کی ایسی بارش فرماتا ہے کہ اس کی زِنْدگی میں ہر طرف بہاریں ہی بہاریں آجاتی ہیں۔ آیئے! دو(2) فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنْتے ہیں۔

1. جس نے مومن کی دُنیوی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دُور کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن اس کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دُور فرمائے گا، جو دُنیا میں تنگ دَست کو آسانی فراہَم کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں اس کیلئے آسانیاں پیدا فرمائے گا، جو دُنیا میں کسی مُسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس وَقْت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القران، رقم ۲۶۹۹، ص ۱۴۴۷)
2. جو شخص اپنے بھائی کی حاجت رَوائی کے لئے چلے، اس کا یہ عمل اس کے لیے دس(10) سال

www.dawateislami.net

اِعتکاف کرنے سے بہتر ہے اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ایک دن اعتکاف کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اور جہنّم کے درمیان تین (3) خَنْدَقیں حائل فرما دیتا ہے اور ان میں سے دو (2) خَنْدَقوں کا دَرْمیانی فاصلہ مَشْرِق و مَغْرِب کے فاصلے سے زِیادہ ہے۔" (الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین.. الخ رقم ۸، ج ۳، ص ۲۶۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اپنے مُسلمان بھائیوں کی خبر گیری کرنے اوران کی مُشکِلات حل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ساقیِ کوثر نے سَیراب فرمادیا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو شخص اپنے مُسلمان بھائی کی حاجتوں کو پُورا کرتا ہے تو وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا پسندیدہ بندہ بن جاتا ہے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ غیب سے اس کی حاجات کو پُورا فرماتا ہے۔ چونکہ اَمِیْرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی ساری زِندگی لوگوں کی حاجتیں پُوری کرنے، ان کی مُشکلات حل کرنے اور غریبوں کی مدد کرنے میں بَسر فرمائی، اس لیے جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر آزمائش آئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر پانی بند کر دیا گیا تو جنابِ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خُود آکر حضرتِ عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سیراب فرمایا۔ چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ جن دِنوں باغیوں نے اَمِیْرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مکانِ رَفیعُ الشّان کا مُحاصَرہ کیا ہوا تھا، اُن کے گھر میں پانی کی ایک بوند تک نہیں جانے دی جارہی تھی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیاس کی شِدّت سے تڑپتے رہتے تھے۔ میں آپ سے مُلاقات کے لیے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا: "**مَرْحَبًا بِاَخِیْ** یعنی اے میرے بھائی! خوش آمدید۔" پھر

www.dawateislami.net

اِرْشاد فرمایا کہ اے عبدُ اللہ بن سلام! میں نے آج رات رَحمتِ عالمیان، مدینے کے سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِس رَوشن دان میں دیکھا، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِنتہائی مُشْفِقانہ (یعنی ہمدردانہ) لہجے میں اِرْشاد فرمایا: اے عُثمان! ان لوگوں نے قید کرکے اور پانی بند کرکے تمہیں پیاس سے بے قَرار کر دیا ہے؟ "میں نے عَرض کی: "جی ہاں۔" تو فوراً ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک ڈول میری طرف لٹکا دیا جو پانی سے بھرا ہوا تھا، میں نے اُس میں سے پینا شُروع کیا یہاں تک کہ سیراب ہو گیا اوراب اِس وَقْت بھی اُس پانی کی ٹھنڈک اپنی دونوں چھاتیوں اور دونوں کندھوں کے درمیان محسوس کررہاہوں۔ پھر حُضُورِ اکرم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: "**اِنْ شِئْتَ نُصِرْتَ عَلَيْهِمْ وَاِنْ شِئْتَ اَفْطَرْتَ عِنْدَنَا** یعنی اگر تمہاری خواہش ہو تو میں ان لوگوں کے مُقابلے میں تمہاری مدد کروں اور اگر تم چاہو تو ہمارے پاس آکر روزہ اِفْطار کرو۔" تو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دربارِ پُراَنْوار میں حاضر ہو کر روزہ اِفْطار کرنا پسند کیا۔ (حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں اس کے بعد رُخصت ہو کر چلا آیا) اور اُسی روز باغیوں نے اَمِیْرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کر دیا۔ حضرتِ علّامہ جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں کہ "حضرتِ علّامہ اِبْنِ باطِیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قول کے مُطابِق اَمِیْرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیدار والا یہ واقعہ خواب میں نہیں بلکہ بیداری کی حالت میں پیش آیا۔" (الحاوی للفتاوی، ج۲، ص۳۱۵، کراماتِ عثمانِ غنی، ص:۱۲)

رکھا مَحْصُور ان کو، بند ان پر کر دیا پانی
شہادت حضرتِ عُثمان کی بے شک ہے لاثانی

(وسائلِ بخشش، ص۵۸۵)

www.dawateislami.net

بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم اور اس کی عطا سے اَمِیْرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے تمام حالات ظاہر و آشکار تھے، ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بے کسوں کے مددگار بھی ہیں جبھی تو فرمایا: ”**اِنْ شِئْتَ نَصَرْتُ عَلَیْھِمْ** یعنی اگر تمہاری خواہش ہو تو ان لوگوں کے مُقابلے میں تمہاری اِمداد کروں؟۔“

وَسوَسہ: اس روایت کو سُن کر ہوسکتا ہے شیطان کسی کے ذِہن میں یہ وسوسہ ڈالے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذاتِ پاک کے ہوتے ہوئے، کسی غیر سے مدد مانگنے کی کیا ضرورت ہے؟ جب وہ اپنے بندوں کی سنتا ہے اور مدد بھی کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی سے مدد مانگنی چاہیے۔

جواب: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! یہ شیطان کا خوفناک وار ہے، اس طرح کی باتیں کرنے والے بعض اوقات اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی توہین کر جاتے ہیں اور توہینِ اَنبیاء کے سبب کُفر میں جا پڑتے ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ایسے لوگوں کی صُحبت سے نہ صِرف خُود بچیں بلکہ دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں۔

غیرُ اللہ سے مدد مانگنا کیسا؟

اس وَسْوَسے کی کاٹ کرنے کیلئے یہ یاد رکھئے! حقیقتاً مدد کرنا صِرف اور صِرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات کے ساتھ خاص ہے۔ اس کی عَطا کے بغیر ایک ذَرّہ بھی فائدہ نہیں دے سکتا، اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، اَولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اس کی دی ہوئی طاقت واِجازت سے مدد فرماتے ہیں۔ یہ اسی طرح ہے جیسے کسی فیکٹری یا کارخانے کا مالک وہاں کام کرنے والے مزدوروں پر ایک سُپر وائزر یا ناظم مُقرّر کرے اور پھر یہ حکم جاری کر دے کہ ماہانہ تنخواہ اسی سے وُصول کی جائے۔ اب اگر کوئی مزدور

www.dawateislami.net

یُوں اِعْتراض کرے کہ مالک کے ہوتے ہوئے سُپر وائزر یاناظم کی کیاضرورت ؟ اور ہم مالک کے ہوتے ہوئے کسی اور سے تنخواہ کیوں لیں گے ؟ ہم تو مالک سے ہی پیسے لیں گے۔ تو یقیناً اس مُلازم کی بات کو بیو قوفی اور مالک کی مخالفت ہی سمجھا جائے گا۔ کیونکہ سُپر وائزر کا تنخواہ دینامالک کا ہی دیناہے، حقیقتاً تنخواہ دینے والامالک ہی ہے، سُپر وائزر اور ناظم تواس کے قائم کیے ہوئے وسیلے ہیں۔ بالکل اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا اور ان نیک ہستیوں کاعَطائے الٰہی سے اِمداد کرنا بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کا اِمداد فرماناہے۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہی اپنی عَطاسے انہیں دادرسی کرنے پر مُقرَّر فرمایا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنے کی ترغیب تو خُود قرآنِ پاک میں بھی مَوْجُود ہے۔ چُنانچہ پارہ نمبر 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرہ، آیت نمبر 45 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرْشاد فرماتا ہے:

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوۃِ **(پارہ:۱،بقرہ:۴۵)**

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور فرمایئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ حکم فرمارہاہے کہ صبر اور نماز سے مدد مانگو۔ اب اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ مدد مانگنا ناجائز ہوتا تو خدا عَزَّوَجَلَّ یہ حکم کیوں اِرْشاد فرماتا کہ صبر اور نماز سے مدد چاہو! کیونکہ صبر اور نماز خدا نہیں بلکہ غَیرِ خدا ہیں۔ اسی طرح پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسآء کی آیت نمبر 64 میں اِرْشاد فرمایا:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾ **(پارہ:۵،النسآء:۶۴)**

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول

www.dawateislami.net

کرنے والا مہربان پائیں۔

اِمامِ اَہلسنّت، اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: کیا اللہ تَعَالٰی (اپنے محبوب کی امت کے گُناہوں کو) اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا۔ پھر یہ کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں اور تُو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) سے ان کی بخشش چاہے تو یہ دولت و نعمت پائیں گے۔(اللہ عَزَّوَجَلَّ کا گُناہگاروں کو درِ مُصطَفٰے پہ حاضری کا حکم دینا اور وہاں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنا سِفارشی بنانا یہی غَیْرُاللہ سے مدد مانگنا ہے اور) یہی ہمارا مطلب ہے۔ جو قرآن کی آیت صاف فرما رہی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ:۲۱/۳۰۵)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے "مکتبۃُ المدینہ" کی مطبوعہ 274 صفحات پر مُشتمل کتاب "صحابہ ٔکرام کا عشقِ رسول" کے صفحہ نمبر 92 پر ہے کہ، حضرتِ رَبیعہ بن کعب اَسْلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بَیان ہے کہ میں رات کو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اَقْدس میں رہا کرتا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وُضو کیلئے پانی لایا کرتا تھا اور دیگر خدمت بھی بجالایا کرتا تھا۔ ایک روز آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: **سَلْ** (یعنی مانگو، کیا مانگتے ہو!) میں نے عَرْض کی: **اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ**۔ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بِہِشْت (جنّت) میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کے عِلاوہ اور کچھ؟ حضرتِ ربیعہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرْض کی کہ میرا مقصود تو وہی ہے (یعنی جنّت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رفاقت ہی مجھے کافی ہے)۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا تو کثرتِ سجدہ سے میری مدد کرو (یعنی خود بھی اس مقامِ بلند کی شان پیدا کرو، میری عطا کے ناز پر کثرتِ عبادات سے غافل نہ ہو جاؤ)۔ (صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب فضل السجود، الحدیث ۴۸۹، ص ۲۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں میٹھے میٹھے آقا، سرورِ ہر دوسرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ ربیعہ سے فرمایا: **اَعِنِّیْ** یعنی میری اعانت کرو! اور اسی کو اِسْتِعانت

www.dawateislami.net

وَاِسْتِمْدَاد یعنی مدد مانگنا کہتے ہیں۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عِلاوہ کسی سے مدد مانگنا ناجائز ہوتا تو پیارے آقا، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کبھی بھی یہ اِرْشاد نہ فرماتے۔ معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عِلاوہ دوسروں سے مدد مانگنا، انہیں اپنا حامی و مددگار ماننا جائز ہے۔ غَیْرُ اللہ سے مدد مانگنے کے مُتَعَلِّق مزید معلومات کیلئے شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "کراماتِ شیرِ خدا" صفحہ 56 تا 95 کا مطالعہ کرلیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس وَسْوَسے کی کاٹ ہوجائے گی۔

غم ہو گئے بے شُمار آقا! بندہ ترے نِثار آقا!
بگڑا جاتا ہے کھیل میرا آقا! آقا! سنوار آقا!
مجبور ہیں ہم تو کیا فکر ہے تم کو تو ہے اِخْتیار آقا!
میں دُور ہوں تم تو ہو مِرے پاس سُن لو میری پُکار آقا!

(حدائقِ بخشش، ص ۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنے مدفن کی خبر دے دی۔۔۔!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی عطا سے اپنے محبوب بندوں کو لوگوں کی اِمداد کرنے پر قُدرت عطا فرماتا ہے، اسی طرح وہی رَبُّ الْعٰلَمین عَزَّوَجَلَّ ان نیک ہستیوں میں سے جسے چاہتا ہے عِلْمِ غیب بھی عطا فرماتا ہے۔ منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ ایک مرتبہ مدینہ ٔ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے قبرستان "جَنَّتُ الْبَقِیْع" کے اُس حصے میں تشریف لے گئے جو "حَشِّ کَوْکَب" (ایک انصاری شَخْص کے باغ والی جگہ) کہلاتا تھا، آپ نے وہاں ایک جگہ پر کھڑے ہو کر فرمایا: عنقریب یہاں ایک مَردِ صالح کو دَفْن کیا جائے گا۔" چُنانچہ آپ کے اس فرمان کے تھوڑے ہی عرصے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی

www.dawateislami.net

شہادت ہو گئی اور باغیوں نے جنازۂ مُبارَکہ کے ساتھ اس قَدَر اُودَھم بازی کی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نہ تو روضۂ مُنوَّرہ کے قریب دفن کیا جاسکا اور نہ ہی جَنَّتُ الْبَقِیْع کے اُس حصّے میں مَدفُون کئے جاسکے جو اکابر یعنی بڑے بڑے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا قبرستان تھا، بلکہ سب سے دُور الگ تھلگ اسی مَقام "حَشِ کَوکَب" میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تدفین کی گئی جس کے بارے میں کچھ عرصہ پہلے آپ نے اِرْشاد فرمایا تھا، نیز یہ وہ مَقام تھا جہاں کسی کی تدفین کے مُتَعَلِّق کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا، کیونکہ اُس وَقْت تک وہاں کوئی قَبْر ہی نہ تھی ۔(ریاض النضرۃ، ج ۳، ص ۴۱ ملخصاً ، کراماتِ صحابہ ص ۹۶، ازالۃ الخفاء، مقصد دوم، ج ۴، ص ۳۱۵، ملخصاً)

علمِ غیب اور اَوْلیاءُ اللہ :

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے اَوْلیاء کو اِن باتوں کا علم عطا فرمادیتا ہے کہ وہ کب اور کہاں وفات پائیں گے اور کس جگہ ان کی قبر بنے گی؟ اور کسی کام کے اَنْجام اور مُسْتَقْبِل کے حالات کو جان لینا علمِ غیب کہلاتا ہے۔ اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جیسا اِرْشاد فرمایا ویسا ہی ہوا۔ اب ذرا سوچئے! جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ایک صحابی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے غیب کی خبریں اِرْشاد فرمارہے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کس قدر علمِ غیب سے نوازا ہو گا؟ چُنانچہ پارہ 30 سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر آیت نمبر 24 میں اِرْشادِ باری تَعَالٰی ہے۔ ﴿وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾﴾ (پ: ۳۰، التکویر: ۲۴) **تَرجَمۂ کنزالایمان:** اور یہ نبی غیب بتانے میں بَخِیل نہیں۔

اِس آیتِ مُبارَکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لوگوں کو علمِ غیب بتاتے ہیں اور ظاہر ہے بتائے گا وُہی جو خُود بھی جانتا ہو۔ (خوفناک جادوگر، ص ۱۳)

حضرت امام علّامہ احمد بن محمد خطیب قَسطلانی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سَیِّدِ عالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عِلْمِ غیب پر مُطَّلَع (باخبر) ہیں، یہ بات صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں بہت مشہور اور ہر ایک کی زبان پر تھی۔ (المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، المقصد الثامن فی طبہ... الخ، الفصل الثالث فی انبائہ بالانباء المغیبات، ج۳، ص۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان کے مُتَعَلِّق بیان سُنا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

- نہایت ہی حلیم، سخی، نرم دل، نرم گُفتار، شَرافت و عاجزی کے پیکر، شرم و حیا کے مَظْہَر ہونے کے ساتھ ساتھ ہر دلعزیز شَخْص تھے۔
- سَخاوت کے مَظْہَر تھے، راہِ خُدا میں قُربان کرنے کے لیے اپنے گھربار، جان اور اولاد کی بھی پروا نہیں کرتے تھے، اسی لیے جب ہجرت کا موقع آیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے گھر والوں کے ساتھ پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور پھر مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی طرف بھی ہجرت فرمائی۔
- آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سُنّتِ رسول پر عمل کرنے کا جذبہ مرحبا! صد مرحبا۔
- آپ کو مختلف کئی ایک القابات سے یاد کیا جاتا ہے مثلاً "ذُوالنّورین، جامع القرآن، جَیْشُ الْعُسْرَۃِ" یعنی تنگی والے لشکر کی مالی مُعاوَنت کرنے والے، صَاحِبُ الْھِجْرَتَیْن یعنی 2 ہجرتیں کرنے والے۔
- آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے میٹھے پانی کا چشمہ 35000 ہزار دِینار میں خرید کر مسلمانوں کی سہولت و آسانی کے لیے راہِ خدا میں وقف کیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم بھی امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے حلم کے پیکر، سخاوت کے مظہر، نرمی اور عاجزی کے خُوگر

www.dawateislami.net

بنیں۔ اس سے نہ صرف ہمارے اخلاق میں بہتری آئے گی بلکہ لوگوں کے دلوں میں ہماری مَحَبَّت بھی پیدا ہوگی اور نیکی کی دعوت دینا بھی آسان ہوگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نقشِ قدم پر چلنے اور حسنِ اخلاق کا پیکر بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس اَلْمدینہ لائبریری کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک دعوتِ اسلامی سُنَّتوں کی خدمت کے لیے کم و بیش 97 شُعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے۔ آسان انداز سے علمِ دین کی روشنی پھیلانے اور لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے رُوشَناس کروانے کیلئے ان شعبوں میں ایک شُعبہ "المدینہ لائبریری" بھی قائم کیا گیا ہے۔ جس میں مُطالَعہ کے لیے خُوشگوار ماحول، آڈیو، ویڈیو بیانات و مدنی مذاکرے سُننے اور مَدَنی چینل دیکھنے کے لیے کمپیوٹر وغیرہ کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔ المدینہ لائبریری میں مُختلف مَوضُوعات پر مُشتمِل شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، عُلَمائے اہلسنت کَثَّرَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کی کُتُب و رَسائل اور VCDs,CDs وغیرہ رکھنے کی مجلس کی طرف سے طے شدہ نظام کے مطابق رکھنے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔ ہم بھی اِس سہولَت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے علمِ دین کی برکات سے مالامال ہوسکتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے!

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنَّتوں کی خدمت کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام، ہر ماہ 3 دن کے ''مَدَنی قافلے میں سفر کرنا'' بھی ہے۔ اَمِیْرُالمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی بنو اُمَیَّہ بن زید (کے محلے) میں رہتے تھے، جو مدینۂ پاک کی بُلندی پر تھا، ہم باری باری سرکارِ والا تبار، شَفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے، ایک دن وہ مدینۂ مُنوّرہ جاتے اور واپس آکر اس دن کی وحی کا حال مجھ کو بتادیتے اور ایک دن میں جاتا اور آکر اس دن کی وحی کی خبر کا حال ان کو بتلاتا۔ (صَحیح بُخاری ج۱ ص۵۰ حدیث ۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا عِلْمِ دِین سیکھنے کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! ہمیں بھی ہر ماہ کم از کم تین (3) دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کرنا چاہیے۔ اس سے جہاں ہمیں علمِ دین سیکھنے کا موقع ملے گا، وہیں نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔ مدنی قافلے میں سفر کی بڑی برکتیں ہیں، آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

جوڑوں کی بیماری بھی گئی اور بے روزگاری بھی گئی

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میری ایک طرف بے روزگاری تھی تو دوسری طرف جوڑوں کے درد کی پُرانی بیماری تھی، تنگدستی اور شدید درد کے باعث سخت بیزاری تھی، بَہُت علاج کروایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کسی اسلامی بھائی نے انفِرادی کوشش کے ذَرِیعے ذِہن بناکر دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے سنّتوں کی تربیَّت کے مَدَنی قافلے میں سنّتوں بھرے سفر کی ترکیب بنادی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سُنّتوں بھرے سفر اور عاشقانِ رسول کی شفقت بھری صحبت کی بَرَکت سے میری برسوں پُرانی جوڑوں کی بیماری بالکل صحیح ہوگئی۔ مَدَنی قافلے سے واپَسی پر دوسرے ہی دن ایک اسلامی بھائی آئے اور انہوں نے مجھے کام پر لگا کر میرے روزگار کی ترکیب بھی بنادی۔ یہ بیان

www.dawateislami.net

دیتے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے، میرا کام ایک دن بھی بند نہیں ہوا اور درد بھی پلٹ کر نہیں آیا۔

جوڑ جوڑ آپکے، ہوں اگر دُکھ رہے   کر کے ہمّت چلیں، قافِلے میں چلو
تنگدستی مِٹے، رزق سُتھرا ملے   در کرم کے کھلیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سُرمہ لگانے کے مَدَنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے دعوتِ اسلامی کے مَطْبُوعَہ رسالے "101 مَدَنی پھول" سے سرمہ لگانے کے مدنی پھول سنتے ہیں۔

(1) فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔" (سُنَن ابن ماجہ ج ۴ ص ۱۱۵ حدیث ۳۴۹۷) (2) پتھّر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۹) (3) سُرمہ سوتے وقت اِستعمال کرنا سنت

www.dawateislami.net

ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۱۸۰) (4) سرمہ استعمال کرنے کے تین (3) منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ج۵ ص۲۱۸۔۲۱۹)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرُودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ [1]

---

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

(2) تمام گناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

(3) رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (4)

(5) قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ

2... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

3... القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

4... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (5)

(6) دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنۡزِلۡہُ الۡمَقۡعَدَ الۡمُقَرَّبَ عِنۡدَكَ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ

شافعِ اُمم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (6)

(1) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھۡلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (7)

(2) ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نُسخہ

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الۡحَلِیۡمُ الۡکَرِیۡمُ، سُبۡحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَرَبِّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

5…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

6…الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

7…مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة…الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کر لی۔[8]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net